Al-Qalam القلم

p-ISSN: 2071-8683, e-ISSN: 2707-0077

Volume:27, Issue:02, 2022, pp. 40-56

قرآنی اصطلاح "الکتاب" کی لغوی اور اصطلاحی تعبیرات: تحقیقی جائزہ

An Overview of the word Book in literal and terminological aspects

Tamiya khalid

PhD Scholar, Institute of Islamic Studies, Punjab University, Lahore, Pakistan

Email: tamiya.khan1@gmail.com

Dr. Samina Saadia

Assistant Professor

Sheikh Zayed Islamic center Punjab university Lahore

Email: dr.saminasaadia@gmail.com

KEYWORDS

Ahl e Kitab, Aspects, Introduction, Kitab, Synonyms

Date of Publication: 26-12-2022

ABSTRACT

There is a special concept of Ahl e Kitab (People of the book) in Islam. The meanings, connotations and terms of the Kitab and Ahl e Kitab have a lot of roles to explain their status. For a complete understanding of the term Ahl e Kitab in the present era, it is necessary to be familiar with the meanings, concepts, synonyms and different aspects of the Kitab and Ahl e Kitab in Arabic and Islamic literature. In this article, an attempt has been made to clarify it by discussing the Kitab and Ahl e Kitab in a literal and terminological way.

موضوع کا تعارف

لفظ الکتاب عمومی لغت کے اعتبار سے خط یا پیغام جبکہ اصطلاحی اعتبار سے قرآن کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔خود کلام الٰہی کا آغاز (ذالک الکتاب) کے الفاظ سے ہوتا ہے۔اس لفظ کو لغوی اور اصطلاحی اعتبار سے وسعت حاصل ہے کیونکہ لفظ کتاب کئی وجوہ اور مترادفات رکھتا ہے۔لغویین اور مفسرین حضرات نے اس کے لغوی اور اصطلاحی معنوں پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ذیل میں اس کا ایک مختصر جائزہ لیا جائے گا اور اس کے لئے ابتدا میں مختلف مستند لغات کی روشنی میں لفظ الکتاب کے معنی بیان کئے جائیں گے اور پھر اس کے وجوہ و نظائر، لغوی استعمالات اور مترادفات کا بیان ہو گا۔بعد ازاں اس لفظ کو اصطلاحا قرآن کے معنی میں بیان کئے جانے کے ثبوت دیئے جائیں گے۔

موضوع کی ضرورت واہمیت

قرآنی اصطلاح اہل کتاب کی موجودہ دور میں عمومیت ایک قابل بحث مسئلہ ہے۔کیونکہ ان کے ساتھ مسلمانوں کے طعام اور نکاح جیسے شرعی معاشرتی معاملات کا جڑا ہونا اس بات کی اہمیت کو بڑھا دیتا ہے کہ اس کے بارے میں ایک راجح رائے تک پہنچا جائے اور مسلم ممالک اور بالخصوص وہاں کی نوجوان نسل کی اس حوالے سے آگاہی اور راہنمائی انتہائی اہم ہے تاکہ وہ اہل کتاب کے ساتھ معاملات کرنے میں محتاط رہ سکیں۔اس مقصد کے لیے اہل کتاب کا تعارف اور خود لفظ کتاب کی لغوی اور اصطلاحی تعبیرات سے آگاہ ہونا بہت ضروری ہے کیونکہ خود لفظ کتاب بھی عربی زبان میں مختلف معنوں میں استعمال ہوتا ہے اور قرآن کریم نے بھی اسے مختلف معنوں میں استعمال کیا ہے۔لہذا لازمی ہے کہ لفظ کتاب کی مختلف جہات سے واقفیت حاصل کرتے ہوئے مختلف مقامات پر اس کے درست معنی کی تعیین میں راہنمائی لی جاسکے۔

لفظ الکتاب کا لغوی معنی

لفظ کتاب کا مادہ (ک۔ت۔ب) کتب ہے جو باب نصر کے وزن پر آتا ہے۔**الکتاب والکتابة** بمعنی لکھنا، تصنیف کرنا، تحریر کرنا ہے۔کہا جاتا ہے: **کتبتُ** میں نے لکھا اور **المُکتبُ** سے مراد **المُعَلّم** ہے۔[1] ابن منظور افریقی لسان العرب میں رقمطراز ہیں کہ: لفظ کتاب معروف ہے اور اس کی جمع **کُتُبٌ** اور **کُتْبٌ** آتی ہے۔اور کہا جاتا ہے کہ **کَتَبَ الشئ** یعنی اس نے کچھ لکھا یا کوئی چیز / کوئی شے تحریر کی، تصنیف کیا یا نقش بنایا۔[2] ابن عبد الربہ اندلسی کے بقول: **الکتابُ** مصدر ہے **کَتَبَ یَکتُبُ** سے جس کا معنی جمع کرنا ہے۔ **کُتیبة** بمعنی لشکر بھی اسی سے مشتق ہے کیوں کہ اس میں بھی (فوجی) جمع ہوتے ہیں۔کہا جاتا ہے: **تکتَّبَتِ الخَیلُ** (گھوڑے گروہوں کی شکل میں جمع ہو گئے)۔جب کوئی شخص مادہ خچر کے رحم کے دونوں کناروں کو کسی حلقہ یا رسی کے ذریعہ اکٹھا کر دے تو وہ کہتا ہے: **کَتَبتُ البَغلة**[3] کاف کے ضمہ کے ساتھ "**الکُتبَة**" تسمہ کو کہتے ہیں جس کی جمع **الکُتَبُ** ہے۔جب کہ کاف کے فتحہ کے ساتھ "**الکَتبُ**" پتھر یا شیشے کے چھدے ہوئے نگینوں کو کہتے ہیں۔[4] کتاب کے دیگر معنی میں کوئی چیز لازم یا فرض کرنا، فیصلہ کرنا اور تقدیر شامل ہیں۔[5] جیسے نابغہ جحدی کہتا ہے: **یا ابنة عمی کتاب اللہ**

اخرجنی[6] (اے میرے چچا کی بیٹی! اللہ کے فیصلے نے مجھے تم سے دور کر دیا ہے۔) مصباح اللغات اور المنجد میں بھی کتاب کے یہی معنی بیان کیے گئے ہیں۔[7]

صاحب مصباح اللغات کے مطابق علی الطلاق کتاب سے مراد ہر وہ کتاب ہے جو منزل من اللہ ہو۔ اور اہل کتاب سے مراد وہ لوگ ہیں جن کے پاس آسمانی کتاب ہو۔[8] امام راغب اصفہانی لکھتے ہیں کہ: عرف میں اس کے معنی حروف کو تحریر کے ذریعے باہم ملا دینے کے ہیں مگر کبھی ان حروف کو تلفظ کے ذریعہ باہم ملا دینے پر بھی بولا جاتا ہے۔ کتابۃ کے اصل معنی تو تحریر کے ذریعہ حروف کو باہم ملا دینے کے ہیں۔ مگر بطور استعارہ کبھی بمعنی تحریر اور کبھی بمعنی تلفظ استعمال ہوتا ہے اس بنا پر کلام الٰہی کو کتاب کہا گیا ہے۔[9] جیسا کہ قرآن میں ہے: (**ذَٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ**)[10] یہ کتاب (قرآن مجید) اس میں کچھ شک نہیں۔

غلام احمد پرویز کہتا ہے کہ:

> قرآن میں کتاب کا لفظ قانونِ خداوندی یا ضابطہ قوانین خداوندی کے لیے آیا ہے۔ اور چونکہ قرآن کریم خود ضابطہء قوانین الہیہ ہے اس لیے یہ کتاب اللہ ہے۔ یعنی قوانین خداوندی کا مجموعہ، مرتب اور محفوظ شکل میں۔[11]

اسلامی انسائیکلوپیڈیا میں لفظ کتاب پر درج ذیل بحث کی گئی ہے: لکھے ہوئے الفاظ و حروف کا مجموعہ۔ قدیم زمانے میں کتاب درختوں کے پتوں اور چھال، سوتی اور ریشمی کپڑوں، چمڑے پر لکھی جاتی تھیں۔ قدیم بابل اور شام میں کتاب سے مراد وہ اینٹ جیسی فرص یا تختی مراد تھی جس پر کچھ علامتیں کندہ ہوتی تھیں۔ مصر میں لفظ کتاب نقشہ کی طرح لکڑی پر لپٹے ہوئے اس چرمی کاغذ کے لئے بولا جاتا تھا جس پر عبارت درج ہوتی تھی۔ روم اور یونان میں بھی اس سے یہی مفہوم لیا جاتا تھا۔[12] قومی انگریزی اردو لغت کے مطابق کتاب تحریر یا دستاویز کو کہتے ہیں۔ تحریری یا مطبوعہ ادبی مقالہ، مسودہ جس کے صفحات اکٹھے باند دیئے گئے ہوں۔[13]

According to Encyclopedia of The Quran:

> There is probably no word more important to the understanding of the Quran than Kitab and yet it's meaning is for more Complex than the Simple and almost Universal translation "book" would seem to imply. The Quran uses the word 261 times, not only in describing itself but also in refering to earlier Scriptures and to various other means God employs in dealing With Creation (q.v[14])

مذکورہ لغات کی رو سے کتاب کا معنوی حاصل یہ ہے کہ اس کے مفہوم میں لکھنا، تحریر کرنا، حروف کو باہم ملانا، جمع کرنا، دستاویز، فرض کرنا اور فیصلہ کرنا وغیرہ شامل ہیں۔ اور حقیقتاً اس سے مراد کلامِ الٰہی (کتاب اللہ) ہے جس میں یہ لفظ مختلف معنی میں مستعمل ہے۔

لفظ الکتاب اور وجوہ نظائر قرآنی

معنوی وسعت کے اعتبار سے لفظ کتاب قرآن کریم میں کئی وجوہ پر آیا ہے۔ اس حوالے سے علامہ دامغانی نے لفظ الکتاب کی دس وجوہ مع نظائر قرآنی بیان کی ہیں جو درج ذیل ہیں: **1۔الکتابة 2۔الحساب 3۔اللوح 4۔عدة**

المرأة 5۔اعمال بنی آدم 6۔الرزق ولأجل 7۔القرآن 8۔التوراة 9۔الإنجيل 10۔الفرض[15]
الکتابة کی نظیر: الکتابہ سے مراد مطلق کتاب ہے۔جیسا کہ سورہ آل عمران میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **ویعلّمھم الکتاب والحکمة**[16] یعنی ہم اسے کتاب وحکمت اور حلال وحرام کی تعلیم دیں گے۔

الحساب کی نظیر

لفظ الکتاب کا دوسرا وجوہ قرآنی الحساب ہے۔اللہ تعالیٰ کا سورۃ الجاثیہ میں ارشاد ہے کہ: **كل أمة تدعي إلي كتابها**[17] مراد یہ ہے کہ ہر امت کو اس کے حساب کی طرف پکارا جائے گا۔اسی طرح تیسری وجہ الکتاب سے مراد لوح محفوظ ہے۔سورۃ ق میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے: **وعندنا كتاب حفيظ**[18] یعنی اس سے مراد لوح محفوظ ہے۔چوتھی وجہ **عدۃ المرأۃ** (عورت کی عدت) ہے۔

سورۃ البقرۃ میں ارشاد ہے: **حتي يبلغ الكتاب أجله**[19] یہاں لفظ الکتاب سے مراد عورت کی عدت ہے۔پانچویں وجہ کے اعتبار سے لفظ الکتاب بنی آدم کے اعمال کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔اس کی نظیر یہ ہے: **كلاّ انّ كتاب الأبرار لفي عليين**[20] یہاں الکتاب سے مراد بنی آدم کے اعمال نامے ہیں۔[21] لفظ الکتاب قرآن میں رزق اور موت کے معنوں میں بھی استعمال ہوا ہے۔اس کی نظیر سورہ آل عمران کی آیت **کتاباً مؤجلاً**[22] ہے جس سے مراد وقت مؤقت یعنی موت کا مقررہ وقت ہے۔کہیں الکتاب سے مراد خود قرآن ہے۔جیسا کہ سورہ حٰم السجدۃ میں قول باری تعالیٰ ہے: **وأنه لكتاب عزيز**[23] "اور بے شک وہ کتاب (قرآن) غالب ہے۔" الکتاب بمعنی توراۃ کی مثال: **لتحسبوه من الكتاب وما هو من الكتاب**[24] یعنی الکتاب سے مراد یہاں توراۃ ہے۔[25]

الکتاب بمعنی انجیل۔سورہ آل عمران میں فرمانِ ربی ہے: **قل يأهل الكتاب تعالوا إلي كلمة سواء**[26] اہل کتاب سے مراد اہل انجیل ہیں لہذا یہاں کتاب سے مراد انجیل ہے۔[27] الکتاب بمعنی الفرض (فرض کر دیا) سورۃ النساء میں فرمانِ باری تعالیٰ ہے کہ: **والمحصنات من النساء إلا ما ملكت أيمانكم كتاب الله عليكم**[28] یعنی اللہ نے تم پر چار کی حلت فرض کر دی۔

قرآن کریم میں لفظ الکتاب کے لغوی استعمالات

جس طرح لفظ کتاب اور اس کا مادہ کتب قرآن میں مختلف معنوں میں مستعمل ہے جیسا کہ پیچھے اس کے مختلف المعنی کا استعمالات کا بیان آیا ہے اسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن مجید میں یہ لفظ جابجا مختلف اعرابی حالتوں میں مذکور رہے جو اس کے مزید لغوی استعمالات کو ظاہر کرتا ہے۔کہیں یہ لفظ مفرد یا جمع، معرفہ، نکرہ یا کہیں منصوب، مرفوع یا مجرور آیا ہے۔ذیل میں اس کے چند قرآنی استعمالات کا جائزہ پیش کیا جارہا ہے۔

معرفہ مفرد: الْكِتَابُ معرفہ مفرد ہے۔جیسا کہ درج ذیل آیت میں آیا ہے: **ذَٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِلْمُتَّقِينَ**[29] **مفرد منصوب: كِتَابًا** سورہ آل عمران میں مفرد منصوب استعمال ہوا ہے۔ **وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَنْ تَمُوتَ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ كِتَابًا مُؤَجَّلًا**[30] **جمع: الكُتُب** یہ کتاب کی جمع ہے ۔قرآن کریم میں لفظ الکتاب جمع کُتُبٌ کے معنوں میں بھی مستعمل ہے۔ **يَوْمَ نَطْوِي السَّمَاءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ**[31] مراد وہ

کتب ہیں جو اوراق میں مدون ہیں۔[32] اسی طرح قرآن پاک میں آتا ہے کہ: **فِيهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ**[33] اس سے مراد مدون رسائل ہیں جو صراط مستقیم کی طرف ہدایت کرتے ہیں۔[34]

اسم مفعول: اس طرح لفظ کتاب اسم مفعول کے طور پر بھی آتا ہے جس کا مطلب ہوتا ہے کہ جس پر لکھا گیا یعنی جس پر نقش کیا گیا ہو یا ریکارڈ تحریر کیا گیا ہو۔[35]

مفعول منصوب: مَكْتُوبًا مفعول منصوب ہے اور قرآن میں اس کی مثال یہ ہے: **الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ**[36] یہاں **مَكْتُوبًا** سے مراد ہے کہ نبی کریم ﷺ کا نام اور ان کی صفات تورات وانجیل میں لکھی ہوئی اور مدون کی ہوئی پاتے ہیں۔[37] اسی طرح **كِتَابَكَ، بِكِتَابِكُمْ، كِتَابُنَا، كِتَابَهُ، كِتَابِهَا، بِكِتَابِي، كُتُبِهِ** وغیرہ بھی لفظ الکتاب کی مختلف اعرابی حالتیں ہیں۔

لفظ الکتاب کے لغوی مترادفات

جس طرح لفظ کتاب قرآن کریم میں مختلف وجوہ پر آیا ہے، اسی طرح اس لفظ کے ہم معنی الفاظ بھی قرآن میں مذکور ہیں۔ ذیل میں ان مترادفات کا جائزہ پیش کیا جارہا ہے۔

لفظ کتاب کے ہم معنی قرآن پاک میں درج ذیل الفاظ استعمال ہوئے ہیں:

1۔کِتَاب 2۔اَسفار 3۔سِجِل 4۔نُسخه

5۔زُبُر 6۔صُحف

1۔کِتَاب: جیسا کہ ذکر کیا جاچکا ہے کہ ہر لکھی ہوئی چیز، چٹھی اعمالنامہ اور معروف معنوں میں کتاب قرآن کریم میں ہے۔ **اِذْهَبْ بِّكِتَابِيْ هٰذَا**[38] میری یہ چٹھی لے جاؤ۔

2۔اَسفار: سِفر کی جمع ہے جس کے معنی بڑی کتاب کے ہیں۔[39] یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اَسفارٌ سے مراد بھاری ضخیم کتابیں یا جلدوں کے سلسلے ہیں۔[40] قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: **مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرَاةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا**[41] ان لوگوں کی مثال جنہیں تورات اٹھوائی گئی پھر انہوں نے اسے نہ اٹھایا (اس) گدھے کی سی مثال ہے جس پر بڑی بڑی کتابیں لدی ہوتی ہیں۔ آیت سے استدلال کرتے ہوئے بعض نے اس کا ایک معنی تورات کی بڑی بری شروح وتفاسیر بھی کیا ہے۔[42]

3۔سِجِل: سجل کے معنی معاہدات کا رجسٹر، احکام ودعاوی کے ضبط کرنے کا رجسٹر، جس کو قاضی اپنے پاس محفوظ رکھتا ہے، گویا جوڈیشل ریکارڈ۔[43] قرآن میں اس کی نظیر اس طرح ملتی ہے:

يَوْمَ نَطْوِى السَّمَآءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ[44]

امین احسن اصلاحی لکھتے ہیں کہ سجل اس دفتر یا طومار یا فائل کو کہتے ہیں۔ جس میں لکھے ہوئے اوراق محفوظ کر لیے جاتے ہیں۔[45] امام راغب اصفہانی لکھتے ہیں کہ یہ لفظ اصل میں فارسی ہے۔ اس کو عربی بنالیا گیا ہے اور سجل اس پتھر کو کہتے ہیں جس پر لکھا جاتا تھا، بعد میں ہر وہ چیز جس پر لکھا جاتا تھا اس کو سجل کہا جانے لگا۔[46]

4۔ نُسخة: اس کا مادہ نَسَخَ جو بمعنی مٹانا، منسوخ کرنا کے ہے۔[47] اسی طرح اس سے مراد قلمزن کرنا، نقل کرنا کے ہیں۔ اور نَسَخَ الکتاب سے مراد کتاب کو حرف بحرف نقل کرنا اور نُسخة اس چیز کو کہتے ہیں جس سے نقل کیا جائے اور اس کو بھی جو نقل کی گئی ہو۔ نُسخة سے مراد تحریر یا دستاویز بھی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ہر نسخہ کتاب تو ہوتا ہے مگر ہر کتاب نسخہ نہیں ہوتی۔[48] قرآن پاک میں آتا ہے کہ: وفی نسختها هدی ورحمة للّذین هم لربهم یرهبون[49] "اور اس لکھے ہوئے نسخہ (تورات) میں ان لوگوں کے لیئے جو اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں، هدایت اور رحمت تھی۔" امین احسن اصلاحی کا خیال ہے کہ اصل تورات چونکہ انہی الواح کی نقل تھی، اس وجہ سے تورات کو ان کے نسخے سے تعبیر فرمایا۔[50]

5۔ زُبُر: لفظ زبر بھی کتاب کا ہم معنی ہے جیسا کہ اس کی وضاحت سے پتا چلتا ہے۔ امام راغب اصفہانی کے نزدیک زُبَرٌ اسم جمع ہے، بمعنی ٹکڑے / تختے۔ اس کا مفرد زُبْرَةٌ ہے جس سے مراد لوہے کے بڑے بڑے ٹکڑے ہیں۔[51] جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: اٰتُوْنِیْ زُبَرَ الْحَدِیْدِ[52] لوہے کے بڑے بڑے ٹکڑے لاؤ۔ جبکہ زُبُرٌ اسم جمع ہے بمعنی کتابیں، دستاویزیں مفرد زَبُوْرٌ جس کے معنی حضرت داوٗد علیہ السلام پر نازل شدہ آسمانی صحائف کا مجموعہ ہے۔[53] زَبرَ الکِتاب بمعنی کتاب کو موٹے خط میں لکھنا اور زِبر کو مصدر ہے مگر اسم کے معنوں میں بھی آتا ہے اور کتاب کا معنی دیتا ہے۔[54]

6۔ صُحف: اس کا واحد صَحِیْفَة بمعنی پھیلی ہوئی چیز جس پر کچھ لکھا جائے۔[55] اور صحیفه بمعنی لکھا ہوا کاغذ، ورق اور صِحَافَة بمعنی اخبار نویسی اور اَصحَفَ بمعنی صحیفوں یا لکھے ہوئے اوراق کو کتاب کی صورت میں جمع کرنا اور مُصْحَفٌ جمع مصاحف بمعنی کتاب یا مجلد کتاب۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: اِنَّ هٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰی۔ صُحُفِ اِبْرَاهِیْمَ وَمُوْسٰی [56] بے شک یہی پہلے صحیفوں میں ہے۔(یعنی) ابراھیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں۔ امین احسن اصلاحی کے بقول صحیفہ لکھے ہوئے ورق کو کہتے ہیں جمع کی صورت میں یہ بعض اوقات کتاب کے لیے بھی ہوتا ہے۔ اور سورہ عبس کی آیت فِیْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ [57] یہاں اس سے اشارہ لوحِ محفوظ کی طرف ہے کیونکہ وہ عزیز، گراں مایہ اور قیمتی خزانہ ہے جس کی حفاظت اللہ کے فرشتے نہایت اہتمام سے کر رہے ہیں۔ صحف سے مراد لوگوں کے اعمال نامے ہیں اور ان کے کھولے جانے سے مقصود یہ ہے کہ ہر ایک کا سارا کچا چھٹا اس کے سامنے آجائے گا۔[58]

چونکہ کتاب، اسفار، سجل، نسخہ، زبر، صحف جیسے الفاظ لکھے ہوئے اوراق، دستاویز، تحریر اور رجسٹر جیسے معنی میں مشترک ہیں۔ جو اس بات کی دلیل ہے کہ لفظ کتاب کو معنوی اور لفظی ہر دو اعتبار سے وسعت حاصل ہے۔

لفظ الکتاب کی معنویت کی اصطلاحی جہت

اگرچہ لفظ "الکتاب" لغوی جہت کے اعتبار سے مختلف معنی میں مستعمل ہے۔ تاہم اصطلاحی اعتبار سے اس کا اطلاق کلام الٰہی یعنی قرآن مجید پر ہوتا ہے۔ اس پر قرآن کریم کی آیات خود دلالت کرتی ہیں اور قرآن میں یہ لفظ "الکتاب" بمعنی قرآن 69 آیات میں مذکور ہے لہذا تفاسیر کی روشنی میں دیکھا جائے گا کہ لفظ کتاب اصطلاحی جہت کے اعتبار سے کیا معنویت رکھتا ہے۔ اور مفسرین نے اس حوالے سے کیا تعبیرات و تصریحات بیان کی ہیں۔

پہلی تعبیر: تخصیصِ کتاب / دفاع کتاب

قرآن پاک کے آغاز میں ہی ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ[59] کے الفاظ کا استعمال اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ کتاب سے مراد مخصوص کتاب یعنی قرآنِ پاک ہی ہے۔ علامہ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں کہ: بعض مفسرین نے کہا ہے کہ یہ اشارہ قرآن کریم کی طرف ہے جس کے اتارنے کا وعدہ رسول اللہ ﷺ سے ہوا تھا۔ بعض نے توراۃ کی طرف کسی نے انجیل کی طرف بھی اشارہ بتایا ہے اور اسی طرح کے دس قول ہیں لیکن ان کو اکثر مفسرین نے ضعیف کہا ہے۔ واللہ اعلم۔ کتاب سے مراد قرآن کریم ہے جن لوگوں نے کہا ہے کہ ذلک الکتاب کا اشارہ توراۃ وانجیل کی طرف ہے انہوں نے انتہائی بھول بھلیوں کا راستہ اختیار کیا، بڑی تکلیف اٹھائی اور خواہ مخواہ بلاوجہ وہ بات کہی جس کا انہیں علم نہیں۔[60] امین احسن اصلاحی کے مطابق

> ذالک الکتاب کے معنی ہیں، یہ کتاب الہی ہے اس کے بعد یہ لا ریب کی تاکید اسی حقیقت کو مزید قوت کے ساتھ ظاہر کرتی ہے کہ اس کے کتاب الہی ہونے میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے۔[61]

قرآن مجید کے نظائر سے بھی اسی معنی کی تاکید ہوتی ہے مثلاً اسی سورہ میں چند ہی آیات کے بعد فرمایا ہے: وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِه[62] اور اگر تم اس کی طرف سے شک میں ہو جو ہم نے اپنے بندہ پر اتاری ہے تو لاؤ اس کے مانند کوئی ایک سورہ۔

ڈاکٹر محمد اسلم صدیقی نے آیت ذالک الکتاب کے ذیل میں " الکتاب "کا مفہوم کچھ اس طرح سے بیان کیا ہے: الکتاب عربی زبان میں مختلف معنوں میں استعمال ہوتا ہے اور قرآن کریم نے بھی اسے مختلف معنوں میں استعمال کیا ہے۔ لیکن قران کریم میں بھی اور پہلی آسمانی کتابوں میں بھی اگر کوئی قرینہ نہ ہو تو الکتاب کے لفظ کو کتاب الٰہی کے معنی میں ہی استعمال کیا جاتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اگر کسی دوسرے معنی کے لیے قرینہ موجود ہے جیسے ملکہ بلقیس نے اپنے درباریوں اور امراء سے کہا "انی القی الی کتاب کریم (میرے پاس ایک گرامی نامہ بھجوایا گیا ہے) اس جملے کی ساخت بجائے خود قرینہ ہے کہ ملکہ بلقیس کے پاس خط تو بھیجا جا سکتا ہے اس پر کتاب الٰہی نہیں اترتی۔ تو اس طرح قرینہ نے کتاب کے معنی کو متعین کر دیا. لیکن جب بغیر کسی قرینہ کے یا ایسے قرینہ کی موجودگی میں جو کتاب الہی کے معنی کو متعین کرتا ہو الکتاب کا لفظ استعمال کیا جائے تو اس سے کتاب الہی میں مراد ہو گا۔ پہلی آسمانی کتابوں میں ہم دیکھتے ہیں کہ ہر صحیفہ کو سِفر کہا گیا ہے، جس کی جمع اَسفار ہے۔ جس کا معنی کتاب ہے۔ اسی طرح عیسائی مترجموں نے اسفار کے مجموعے کو بائبل کا نام دیا ہے بائبل کا معنی بھی یونان زبان میں کتاب ہی ہے۔ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ یہاں الکتاب کا لفظ قرآن کریم کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔[63]

دوسری تعبیر: انزال کتاب

بعض مفسرین کے نزدیک ذالک الکتاب سے قرآن کے نزول پر دلالت مراد ہے اور اس حوالے سے چند اقوال ہیں۔ مثلاً (1) الکِتَابُ مشار الیہ ہے اور اس سے مراد قرآن مجید کا وہ حصہ ہے جو سورۃ البقرۃ سے پیشتر نازل ہو چکا تھا۔

(2) یہ بھی ممکن ہے کہ سارے قرآن کی طرف اشارہ ہو۔ (3) ال عہد کا ہے یعنی **والکتب الموعود انزالہ** اور الکتٰب سے مراد وہ کتاب جس کے انزال کا عہد کر رکھا ہو۔[64]

جیسا کہ آیت رَبَّنَا وَٱبۡعَثۡ فِيهِمۡ رَسُولٗا مِّنۡهُمۡ يَتۡلُواْ عَلَيۡهِمۡ ءَايَٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ ٱلۡكِتَٰبَ وَٱلۡحِكۡمَةَ وَيُزَكِّيهِمۡ [65] سے ظاہر ہے کہ انبیاء سابقہ کو بعثت نبی کریم ﷺ کا پیشگی علم تھا اور الکتاب (القرآن) کا ان پر منزل من اللہ ہونا بھی معلوم تھا۔

تیسری تعبیر: تعظیم کتاب

ایک قول یہ بھی ہے کہ **ذالک الکتاب** میں **ذالك** کے لفظ کے استعمال سے **الکتٰب** کی تعظیم شان کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہے۔[66] عبد اللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ: کتاب سے مراد لوح محفوظ بھی ہے کتاب کی تفسیر اس وعدہ کے ساتھ بھی ہے جو کہ عہد میثاق میں رسول اللہ ﷺ سے کیا گیا تھا کہ میں آپ پر وحی بھیجوں گا۔ کتاب سے تورات وانجیل بھی مراد ہے، اس میں بھی کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے۔ ان دونوں کتابوں میں رسول اللہ ﷺ کی تعریف وتوصیف مذکور ہے۔[67] علامہ راغب اصفہانی کی بھی اس حوالے سے یہی رائے ہے۔ لکھتے ہیں کہ: **ذالک الکتاب** میں **ذالک** اسم اشارہ مذکر بعید کے لیے ہے لیکن یہاں اظہار عظمت یا کتاب موعود کے لیے لایا گیا ہے۔ **ھذا** کی بجائے **ذالک** اسی بلندیِ منزلت کے ظاہر کرنے کے لیے لایا جاتا ہے۔[68]

چوتھی تعبیر: تکمیل کتاب

اس سے مراد کتاب یعنی قرآن مجید کا کامل ہونا ہے کہ اس کے علاوہ کوئی اور کتاب اس خصوصیت کی حامل نہیں ہے۔ اس بارے میں **ذَالِکَ الکتابُ** سے استدلال کرتے ہوئے بعض حضرات کی رائے یہ ہے کہ **الکتابُ** میں "ال" جامعیت اور تکمیل کے لیے ہے۔ اس لیے الکتاب یعنی کامل کتاب۔ جیسا کہ علامہ زمحشری **ذَالِکَ الکتابُ** کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں: **معناه أنّ ذالک الکتاب هو الکتاب الکامل کان ما عداه من الکتب في مقابلة ناقص ، وأنّه الذی یستأهل ان یسمّی کتاباً**[69] اس سے مراد یہ ہے کہ صرف یہی کتاب کامل ہے اس کے سوا دوسری تمام کتابیں ناقص ہیں اور یہی ہے جو اس بات کی اہل ہے کہ اسے کتاب کے نام دیا جائے۔

پانچویں تعبیر: حقانیت کتاب

سورہ آل عمران کی درج ذیل آیت مبارکہ نَزَّلَ عَلَيۡكَ الۡكِتٰبَ بِالۡحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيۡنَ يَدَيۡهِ وَ اَنۡزَلَ التَّوۡرٰىةَ وَ الۡاِنۡجِيۡلَ[70] میں لفظ کتاب کی اصطلاحی تعبیر یہ کی گئی ہے کہ اس سے مراد کتاب یعنی قرآن کی حقانیت کا ثبوت ہے۔ کیونکہ یہاں قرآن کو بالحق کی صفت کے ساتھ متصف کر کے اللہ نے اس حقیقت کو واضح فرمادیا کہ قرآن آیا اور ایسی آن بان سے آیا جو اس کی شایان شان تھی۔ اور ایسے دلائل سے مزین ہو کر آیا جن کو عقل سلیم ماننے پر مجبور تھی۔[71] امین احسن اصلاحی نے اسی بات کو بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ کتاب بالحق میں حق سے مراد چونکہ قول فیصل ہے یعنی وہ بات جو نزاع واختلاف کا فیصلہ کر دے۔ قرآن میں جگہ جگہ یہ بات بیان ہوئی ہے کہ یہود و نصاریٰ کو جو کتاب دی گئی تھی اس میں انہوں نے اختلافات پیدا کر دیے جس کے سبب سے

اصل حقیقت گم ہو کر رہ گئی تھی۔ اس گم شدہ حقیقت کو واضح کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن اتارا تاکہ لوگ اللہ کے اصل دین سے بہرہ مند ہوں اور اختلافات و نزاعات کی بھول بھلیوں سے نکل کر دین کی اصلی شاہراہ پر آجائیں۔[72]

چھٹی تعبیر: اتباعِ کتاب / تمسک کتاب

قرآن پاک میں اللہ کریم نے بعض مقامات پر کتاب سے مراد اتباعِ کتاب یا تمسک کتاب لیا ہے گویا پیچھے پیچھے چلنا یا کتاب پر مضبوطی سے قائم رہنا۔ مثلاً سورۃ الاعراف میں اللہ کریم نے ان نیک لوگوں کے اجر کو ضائع ہونے سے بچانے کا تذکرہ کیا جو تمسک کتاب کرتے ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: وَالَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ[73] یہاں تمسک کتاب سے مراد یہ ہے کہ وہ کتاب پر ایمان رکھتے ہیں اور جو اس میں ہے اس پر قائم رہتے ہیں یعنی یہاں مومن اہل کتاب مراد ہیں۔[74] مقاتل بن سلیمان کی رائے ہے کہ تمسک کتاب کرنے والوں سے مراد تمسک توراۃ ہے کہ وہ اس میں تحریف نہیں کرتے اور اس کے حرام کو حلال نہیں کرتے۔[75]

علامہ زمخشری نے مذکورہ بالا آیت کے بارے میں فرمایا ہے کہ:

> **فان قُلتَ التسمک بالکتاب یشتمل علی کلی عبادة ومنها إقامة الصلاة فکیف أفردت؟ قُلتُ: اظهار المزیة الصلاة لکونها عماد الدین وفارقة بین الکفر والا یمان**[76]
>
> یعنی اگر آپ کہتے ہیں کہ تمسک بالکتاب ہر طرح کی عبادات کو شامل ہے اور اس میں سے ایک نماز قائم کرنا بھی ہے تو پھر آیت میں نماز کو الگ کیوں کیا گیا؟ میں یہ کہتا ہوں نماز کی فضیلت ظاہر کرتے ہوئے کیونکہ یہ دین کا ستون ہے اور کفر اور ایمان میں فرق ہے۔ گویا تمام عبادات پر سختی سے کاربند رہنا تمسک بالکتاب کے زمرے میں آتا ہے۔

ساتویں تعبیر: تلاوتِ کتاب

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ[77] اس آیہ مبارکہ میں لفظ کتاب اپنے سیاق کے اعتبار سے تلاوتِ کتاب کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ وہ لوگ جنہیں ہم نے کتاب دی ہے تو وہ اس کی تلاوت کرتے ہیں جیسا تلاوت کرنے کا حق ہے۔ اور اس بات کے مخاطب صالح اہل کتاب ہیں جو فی الواقع اپنی کتاب تورات پر ایمان رکھتے تھے۔ انہوں نے اس کتاب کی سچی قدر کی ان لوگوں کے مانند یہ کبھی نہیں رہے ہیں جن کا حال قرآن نے یہ بیان کیا ہے کہ **کمثل الحمار یحمل اسفار** (پیٹھ پر کتابوں کا بوجھ تو ہے لیکن کچھ خبر نہیں کہ ان کتابوں میں کیا ہے۔) بلکہ یہ فکر و تدبر کے ساتھ برابر اس کی تلاوت کرتے رہے ہیں اور ان کی یہ تلاوت طلب ہدایت کے لیے تھی نہ کہ محض اپنی من گھڑت آرزوں اور خواہشات کے حق میں دلائل ایجاد کرنے کے لیے۔[78]

آٹھویں تعبیر: تعلیمِ کتاب

جہاں قرآن نے لفظ کتاب کو تلاوت قرآن کے معنی میں ذکر کیا ہے وہیں نبی کریم ﷺ کے فرائضِ منصبی کا ذکر کرتے ہوئے تعلیمِ کتاب کو بھی بعثتِ نبوی ﷺ کی ذمہ داریوں کے ذیل میں بیان کیا ہے۔ جیسا کہ سورۃ البقرۃ میں حضرت ابراہیمؑ کی دعا مذکور ہے جس میں انہوں نے اللہ سے آنے والی امت کے لیے ایک ایسے نبی کے مبعوث ہونے کی دعا کی تھی جو ان پر اللہ کی آیات پڑھے اور اس کے ساتھ ساتھ کتاب کی تعلیم بھی دے۔

اس آیت کی تفسیر میں مولانا اصلاحی کا بیان ہے کہ تعلیم یہ ہے کہ نہایت شفقت و توجہ کے ساتھ ہر استعداد کے لوگوں کے لیے اس کی مشکلات کی وضاحت کی جائے۔ اس کے اجمالات کی تشریح کی جائے۔ اس کے مقدمات کھولے جائیں۔ مزید بر آں لوگوں کی ذہنی تربیت کے لیے خود ان کے سامنے سوالات رکھے جائیں اور ان کی جوابات معلوم کرنے کی کوشش کی جائے تاکہ لوگوں کے اندر فکر و تدبر کی صلاحیت اور کتاب الٰہی پر غور کرنے کی استعداد پوری طرح بیدار ہو جائے یہ ساری باتیں تعلیم کے ضروری اجزا میں سے ہیں اور ہر شخص جس نے آنحضرت ﷺ کے حالات زندگی کا مطالعہ کیا ہے اس بات سے اچھی طرح واقف ہے کہ آپ نے اپنے صحابہ کے لیے تعلیم کتاب کے یہ تمام طریقے اختیار فرمائے۔[79] ایک اور جگہ پر امین احسن اصلاحی تعلیمِ کتاب کا مطلب واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ:

قرآن میں جو شرعی اصطلاحات مثلاً صلوۃ، زکوۃ، حج، صیام، طواف، عمرہ، نکاح، طلاق وغیرہ استعمال ہوئی ہیں۔ لیکن ان کی عملی شکلیں واضح نہیں کی گئی ہیں ان کو آپ اچھی طرح لوگوں پر واضح کر دیں تاکہ لوگ عملی زندگی میں ان کو اختیار کر سکیں اور ان کے مختلف اجزاء کا دین میں جو مقام ہے اس کو متعین کر سکیں۔[80] یعنی تعلیمِ کتاب یہ ہے کہ لوگوں پر اس کتاب کے اسرار و حکم کھول کر واضح کر دیے جائیں تاکہ وہ شرعی احکامات کی بجا آوری کر سکیں۔

نویں تعبیر: فرقانِ کتاب

اس سے مراد کتاب کی وہ خصوصیت ہے جس کے ذریعے حق و باطل میں فرق کیا جاسکے۔ یہ تعبیر قرآنِ پاک میں خود قرآن اور تورات دونوں کے لیے استعمال ہوئی ہے۔ جیسا کہ اس کی نظیر درج ذیل ہے: وَإِذْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتٰبَ وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ[81] اور یاد کرو کہ جب کہ ہم نے موسیٰؑ کو کتاب دی اور فرقان تاکہ تم ہدایت حاصل کرو۔ درج بالا آیت مبارکہ میں لفظ کتاب کے بعد واؤ بیان اور تفسیر کے لیے ہے یعنی کتاب (تورات) ہی کو فرقان کے لفظ سے تعبیر کر کے اس کے ایک اور پہلو کو واضح کر دیا ہے۔ اس کی دوسری نظیر وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ الْفُرْقَانَ[82] اور ہم نے موسیٰؑ اور ہارون کو فرقان دی۔ یہاں موسیٰؑ کو عطا ہونے والے فرقان سے مراد کتاب تورات ہے۔ اسی طرح قرآن مجید کے متعلق ہے: تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ[83] بڑی ہی بابرکت ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے پر فرقان اتارا۔

ان کتابوں کو فرقان کے لفظ سے تعبیر کرنے میں کئی پہلو مدنظر ہیں۔ ایک یہ کہ یہ تمام احکام و ہدایات کی تفصیل پیش کرتی ہیں۔ دوسرا یہ کہ یہ حق و باطل اور حرام و حلال کے درمیان امتیاز کرتی ہیں۔ تیسرا یہ کہ اپنے مدعا و مقصد

میں بالکل واضح ہیں۔ چوتھا یہ کہ ان سے انسان کو وہ حکمت حاصل ہوتی ہے جو زندگی کے تمام نشیب و فراز میں خیر و شر کی شناخت کے لیے روشنی بخشتی ہے۔ قرآن نے معرکہ بدر کو بھی فرقان کے لفظ سے تعبیر کیا ہے اس لیے کہ اس نے بھی حق و باطل کو اچھی طرح آشکارا کر دیا۔[84]

دسویں تعبیر: جنسِ کتاب

قرآن پاک میں بعض مقامات پر کتاب کا لفظ جنسِ کتاب کے لیے آیا ہے۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِیْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ[85]

اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول پر اور اس کتاب پر جو اس نے اپنے رسول پر اتاری اور اس کتاب پر جو اس سے پہلے نازل کی (ان سب پر ہمیشہ) ایمان رکھو۔

یہاں کتاب سے مراد جنسِ کتاب ہے یعنی وہ تمام کتب جو پہلے کے انبیاء پر نازل ہوئیں اور اس کی دلیل اللہ تعالی کے اسی قول (وکتبه) میں موجود ہے۔ اور کہا گیا کہ یہ اہل کتاب سے خطاب ہے کیونکہ وہ بعض کتابوں اور رسولوں پر ایمان لاتے تھے اور بعض کا انکار کرتے تھے۔ جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے کہ عبد اللہ بن سلام اور اسد، اسید، ابی بن کعب، ثعلبہ بن قیس اور دیگر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور کہا: یارسول اللہ ﷺ ہم آپ پر اور آپ کی کتاب پر اور موسیؑ اور توراۃ پر اور عزیرؑ پر ایمان رکھتے ہیں اور اس کے سوا تمام کتابوں اور رسولوں کا انکار کرتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلکہ اللہ اور اس کے رسول محمد ﷺ اور ان کی کتاب قرآن پر ایمان لاؤ اور اس کے علاوہ جو ما قبل کی تمام کتب ہیں ان پر بھی ایمان لاؤ۔ انہوں نے کہا کہ ہم ایسا نہیں کریں گے تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ ان تمام کتب پر ایمان لاؤ۔[86]

اسی طرح سورۃ البقرہ میں موجود آیتِ بر میں بھی الکتاب سے مراد جنسِ کتاب ہے لہذا یہ ان آسمانی کتب پر مشتمل ہے جو انبیاء پر نازل ہوئیں جن پر قرآنِ مہیمن کو فوقیت حاصل ہے کیونکہ قرآن ہر طرح کی خیر اور دنیاوآخرت کی سعادت پر مشتمل ہے۔[87]

الغرض قرآنِ پاک میں لفظ کتاب اپنی اصطلاحی جہت کے اعتبار سے مختلف تعبیرات کا حامل ہے جیسے تخصیصِ کتاب، دفاعِ کتاب، انزالِ کتاب، تعظیمِ کتاب، تکمیلِ کتاب، حقانیتِ کتاب، اتباع یا تمسک کتاب، تلاوتِ کتاب، تعلیمِ کتاب، فرقانِ کتاب اور جنسِ کتاب وغیرہ جو اس بات کی دلیل ہے کہ قرآن ہی واحد وہ کتاب ہے جو سب سے جامع اور حقیقی معنوں میں کتاب کہلائے جانے کی مستحق ہے۔

خلاصہ بحث

مذکورہ بالا بحث کا حاصل یہ ہے کہ لغات کی رو سے لفظ کتاب کے مفہوم میں لکھنا، تحریر کرنا، حروف کو باہم ملانا، جمع کرنا، دستاویز، فرض کرنا اور فیصلہ کرنا وغیرہ شامل ہیں۔ اور حقیقتاً اس سے مراد کلامِ الٰہی (کتاب اللہ) ہے۔ اپنی معنوی وسعت کی بنا پر یہ لفظ قرآن میں کئی وجوہ پر آیا ہے جیسے حساب، لوحِ محفوظ، عورت کی عدت، انسانوں کے اعمال، تقدیر، توراۃ، انجیل یا فرض وغیرہ۔ اسی طرح مختلف اعرابی حالتوں اور صیغوں میں بھی یہ لفظ قرآن پاک

میں کئی مقامات پر آیا ہے جیسے کتاباً ،کتابُکُ ،کِتابُناً ،الکِتُبُ اور کُتُبِہ وغیرہ۔ اس لفظ کے مترادفات میں اسفار، سجل، نسخہ، زبر اور صحف جیسے الفاظ شامل ہیں۔ اسی طرح اصطلاحی معنویت کے اعتبار سے بھی یہ لفظ قرآن پاک میں مختلف مقامات پر مختلف سیاق کا حامل ہے جن کی مفسرین کے ہاں مختلف تعبیرات ملتی ہیں۔ بعض کے مطابق کہیں اس سے مراد کلامِ الٰہی کی صفتِ تخصیص یا صفتِ دفاع ہے۔ کہیں انزالِ کتاب، یا تعظیم کتاب مراد ہے جب کہ بعض جگہ قرآن نے کتاب کو اتباعِ کتاب، تلاوتِ کتاب، تعلیمِ کتاب، جنسِ کتاب وغیرہ جیسے معنی پر محمول کیا ہے۔ درحقیقت یہ ساری تعبیرات و تصریحات قرآنِ پاک میں لفظِ کتاب کی وسعت پر دلیل ہونے کے ساتھ ساتھ ایک قاری کے لیے اس لفظ کے درست معنی کی تعیین میں راہنما ثابت ہو سکتی ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حواشی وحوالہ جات

1 الفراھیدی، خلیل بن احمد، ابو عبد الرحمن، امام، **کتاب العین**، (بیروت، دار احیاء التراث العربی، 2001ء) ص:831

AlFarahidī, Khalil Bin Ahmed, Abu Abdur Rehm ān, Imam, **Kitāb Al Aāin**, (Baīrūt: Dār AhyāAl TurāthĀlʿrʾābi, 2001),831

2 ابن منظور افریقی، جمال الدین محمد بن مکرم، **لسان العرب**، (بیروت، لبنان، دار الکتب العلمیۃ، س ن) 9/119

Ibne Manzūr Afriqī, Jamal Ud Din Muhammad Bin Mukarram, **Lissan Al Arab**, (Baīrūt: Labenan, Dār Al Kutab Al Ilmiah, 2001), 119/9

3 ابن عبد الربہ، احمد بن محمد، ابو عمر، شھاب الدین، **العقد الفرید**، (بیروت، لبنان، دار الکتب العلمیۃ، 1404ھ) 2:300/2

Ibne ābd Ālrābh, Ahmed Bin Muhammad, Abū Umar, Shahaab Ud Din, **Al-Aqad Al Farid**, (Baīrūt: Labenan, Dār Al Kutab Al Ilmiah,1404 AH), 300/2

4 ابن منظور افریقی، **لسان العرب**: 9/190

Ibne Manzūr Afriqī, **Lissan AlArab**:190/9

5 الجوھری، اسماعیل بن حماد، امام، **معجم الصحاح**، (بیروت، لبنان، دار المعرفۃ، 2005ء) ص:899-900؛ فیروز آبادی، مجد الدین، محمد بن یعقوب، **القاموس المحیط**، (بیروت، لبنان دار احیاء التراث العربی، 1997ء) 1:218/1

Al Johari, Ismāil Bin Hamaad, Imam, **Moajjem Al Sahaāh**, (Baīrūt:Labenan, Dār Ul Maarafah, 2005), p 899-900; Ferozeabadi, Majed ud Din, Muhammad Bin Yaqub, **Al-Qamūs Al-Mūhit**, (Baīrūt:Labenan, Dār AhyāAl Turāth Ālʿrʾābi, 1997), 218/1

6 الجوھری، **معجم الصحاح**، ص:900

Al Johari, Moajjem Al Sahaah, p.900

7 عبد الحفیظ بلیلاوی، مولانا، **مصباح اللغات**، (لاہور، اسلامی اکادمی، س ن) ص:723؛ لوئس معلوف، **المنجد**، (کراچی، دار الاشاعت، س ن) ص:860

Abdul Hafeez Biliyavi, Mūlānā, Misbah Ul Lughat, (Lahore, Islami Akademy)p.723; Luis Māloof, **Al-Munjed**, (Karāchī,Dār ūl Ashaāt), p.860

8 عبد الحفیظ بلیلاوی، مولانا، **مصباح اللغات**، ص:723

Abdul Hafeez Biliyavi, **Misbah Ul Lughat**, p.723

9 راغب اصفہانی، حسین بن محمد، ابو القاسم، **المفردات فی غریب القرآن**، (بیروت، لبنان، دار القلم، 1412ھ) ص699

Raghib Asfehani, Hussain Bin Muhammad, Abu Al qasim, **Al Mufridat fī Gharib Al Qur'an**, (Baīrūt:Labenan, Dār ul Qalam, 1412 AH), p.699

10البقرہ-2:2

Sūrāhāl-Bāqrāh 2:2

11 پرویز، غلام احمد، **لغات القرآن**، (لاہور، ادارہ طلوع اسلام گلبرگ، جنوری 1961ء):1416/3

Parvez, Ghulam Ahmed, **Lughat ul Qur'an**, (Lahore, Idara Tuloo-e-Islam Gulberg, Janvary 1961)1416/3

12 سید قاسم محمود، **اسلامی انسائیکلوپیڈیا**، (لاہور، الفیصل ناشران و تاجران، اردو بازار، اکتوبر 2005ء):1371/2

Syed Qasim Mehmood, **Islami Encyclopedia**, (Lahore, Al Faisal Nashiran wa tajiran, Urdu Bazar, October 2005, 1371/2

13 جمیل جالبی، ڈاکٹر، **قومی انگریزی اردو لغت**، (اسلام آباد، مقتدرہ قومی زبان) ص:216

Jamil Jalibi, Doctor, **Qoumi Angrezi Urdu Lughet**, (Islamabad, Muqtadrah Qoumi Zuban), p.216

14 Jane Dammen McAuliffe,Encyclopedia of the Qurān, Brill, Leiden-Boston 2001, V:1,Pg:242

15دامغانی، حسین بن محمد، علامہ، **قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ النظائر فی القرآن الکریم**، (بیروت، دار العلم الملایین، اپریل 1983ء) ص:399

Daamighani, Hussain Bin Muhammad, Allama, **Qamoos Al Qur'an Auo Islah Al Wajooh An Nazair fī Al Qur'an Al Karim**, (Bairut, Dar Ul Ilam Al Malayeen, April 1983), p.399

16 آل عمران-3:164

Sūrāhʿāl-imrān 3:164

17 الجاثیہ-45:28

Al Jāthia, 45:28

18 ق-50:4

Kaāf, 50:4

19 البقرۃ-235:2

Sūrāhāl-Bāqrāh 2:235

20 المطففین-83:18

Al-Mutfafeen, 83:18

21 دامغانی، **قاموس القرآن**، ص:400-401

Daamighani, **Qamoos Al Qur'an** , p.400-401

22 آل عمران-145:3

Sūrāhʿāl-imrān 3:145

23حٰم السجدۃ-41:9

Ha Meem Al Sajjdah, 9:41

24 آل عمران-3:78

Sūrāhʿāl-imrān 3:78

25 دامغانی، **قاموس القرآن**، ص:401

Daamighani, **Qamoos Al Qur'an**, p.401

26 آل عمران3:64

Sūrāhʿāl-imrān 3:64

27 دامغانی، **قاموس القرآن**، ص:401

Daamighani, **Qamoos Al Qur'an**, p.401

28 النساء-4:24

Sūrāhāl-Nisʿā 4:24

29 البقرة:-2:2

Sūrāhāl-Bāqrāh 2:2

30 آل عمران:145

Sūrāhʿāl-imrān 3:145

31 الانبیاء-104:21

Sūrāhʿāl-ʿāmbia 21: 104

32 **معجم الفاظ القرآن الکریم**،(طھران، ایران، انتشارات ناصر خسرو، س ن):451/2

Moajjam Alfaz ul Qur'an Alkreem, (Tehran, Iran, Intsharat Nasir Khusro), 451/2

33 البینۃ-98:3

Al Bayynah, 3:98

34 **معجم الفاظ القرآن الکریم**،451/2

Moajjam Alfaz ul Qur'an Alkreem, 451/2

35 **معجم الفاظ القرآن الکریم**،451/2

Moajjam Alfaz ul Qur'an Alkreem, 451/2

36 الاعراف-157:7

Al Ahraf, 157:7

37 **معجم الفاظ القرآن الکریم**،451/2

Moajjam Alfaz ul Qur'an Alkreem, 451/2

38 النمل28:27

Al- Nimal, 28:27

39 عبد الرحمن کیلانی، **مترادفات القرآن**،(لاہور، وسن پورہ، مکتبۃ الاسلام، 28 جنوری، 2012)ص:697

Abdul Rehman Keelani**, Mutradifaat Ul Qur'an**, (Lahore, Wasenpura, Maktabah Al-Islam, 28 Janvary, 2012)p.697

40 عبد اللہ عباس ندوی، ڈاکٹر، **قاموس الفاظ القرآن الکریم**،(کراچی، مکتبہ دار الاشاعت، 2003ء)ص:174

Abdullah Abbas Nadvi, Doctor, **Qamus Alfaz Al-Qur'an Al-Karim**, (Karāchī, Maktabah Dār ūl Ashaāt, 2003), p.174

41 الجمعہ5:62

Al Jummah, 5:62

42 کیلانی، **مترادفات القرآن**، ص:697

Keelani, **Mutradifaat Ul Qur'an**, p.697

43 لوئیس معلوف، **المنجد**، ص:890

Luis Māloof, **Al-Munjed**, p.890

44 الانبیاء-21:104

Sūrāhʿāl-ʿāmbia 21:104

45 اصلاحی، امین احسن، مولانا، **قاموس الفاظ واصطلاحات قرآن**، (دہلی، اسلامک بک سنٹر، 2004ء) ص:193

Islahi, Ameen Ahsan, Mūlānā, **Qamus Alfaz wa Istelahate Qur'an**, (Dehli, Islamic Book Centre, 2004), p.193

46 راغب اصفہانی، **مفردات القرآن**، ص:990

Raghib Asfehani,**Al Mufridat Fi Gharib Al Qur'an**,p.990

47 عبدالرحمن کیلانی، **مترادفات القرآن**، ص:698

Abdul Rehman Keelani**, Mutradifaat Ul Qur'an**,p.698

48 عبداللہ عباس ندوی، ڈاکٹر، **قاموس الفاظ القرآن الکریم**، ص:412

Abdullah Abbas Nadvi, Doctor, **Qamus Alfaz Al-Qur'an Al-Karim**, p.412

49 الاعراف-154:7

Al Ahraf, 154:7

50 اصلاحی، **قاموس الفاظ واصطلاحات قرآن**، ص:417

Islahi, **Qamus Alfaz wa Istelahate Qur'an**, p.417

51 راغب اصفہانی، **مفردات القرآن**، ص:667

Raghib Asfehani,**Al Mufridat Fi Gharib Al Qur'an**,p.667

52 الکہف-96L18

Al-Kahef, 96:18

53 عبداللہ عباس ندوی، ڈاکٹر، **قاموس الفاظ القرآن الکریم**، ص:155

Abdullah Abbas Nadvi, Doctor, **Qamus Alfaz Al-Qur'an Al-Karim**, p.155

54 عبدالرحمن کیلانی، **مترادفات القرآن**، ص:698

Abdul Rehman Keelani**, Mutradifaat Ul Qur'an**,p.698

55 راغب اصفہانی، **مفردات القرآن**، ص:789

Raghib Asfehani,**Al Mufridat Fi Gharib Al Qur'an**,p.789

56 الاعلیٰ:18،19

Al-Aala, :18-19

57 عبس-80:13

Abass, 80:13

58 اصلاحی، مولانا، **قاموس الفاظ واصطلاحات قرآن**، ص:236،237

Islahi, **Qamus Alfaz wa Istelahate Qur'an**, p.236-237

59 البقرۃ،2:2

Sūrāhāl-Bāqrāh 2:2

60 ابن کثیر، اسماعیل بن عمر، عماد الدین، علامہ، **تفسیر القرآن العظیم**، (بیروت، لبنان، دار الکتب العلمیہ، 1998ء): 40/1

Ibne Ka.seer, Ismaeel Bin Umar, Ammaad ud Din, Allama, Tāfsir Al-Qur'an Ālʿẓim, (Baīrūt: Labenan Dār Ālktb Ālʿlmia, 1998), 40/1

61 اصلاحی، امین احسن، مولانا، **تدبر القرآن**، (لاہور، فاران فاؤنڈیشن، س ن): 87/1

Iṣlāhī Amīn Ahsan, Mulānā, Tadabbur Al-Qur'ān(Lahore:Farān Foundation ,n.d), 87/1

62 البقرۃ-2:23

Sūrāhāl-Bāqrāh 2:23

63 محمد اسلم صدیقی، ڈاکٹر، **تفسیر روح القرآن**، (لاہور، ادارہ ھدی للناس، اکتوبر 2010ء): 122/1

Muhammad Aslam Siddiqui, Doctor, Tāfsir Ruhul Qur'an, (Lahore, Idarah Huda Lillnaas, October 2010), 122/1

64 علی محمد، **انوار البیان فی حل لغات القرآن**، (لاہور، مکتبہ سید احمد شہید، اکتوبر 1995ء): 12/1

Ali Muhammad, Anwar Ul Biyaan fī Hall Lughat Ul Qur'an, (Lahore, Maktaba Syed Ahmed Shaheed, October, 1995)12/1

65 البقرۃ-2:129

Sūrāhāl-Bāqrāh 2:129

66 علی محمد، **انوار البیان فی حل لغات القرآن**، 12/1

Ali Muhammad, **Anwar ul Biyan fī Hall Lughaat ul Qur'an**, 12/1

67 فیروز آبادی، محمد بن یعقوب، ابو طاہر، **تنویر المقیاس**، مترجم حافظ محمد سعید احمد عاطف، (لاہور، مکی دار الکتب، اکتوبر 2005ء): 35/1

Ferozeabad, Muhammad Bin Yaqub, Abu Tahir, **Tanvir Al Maqiyas**, Mutarjem, Hafiz Muhammad Saeed Ahmed Aatif, (Lahore, Makki Darul Kutab, October 2005), 35/1

68 راغب اصفہانی، **مفردات القرآن**، ص: 898

Raghib Asfehani,**Al Mufridat fī Gharib Al Qur'an**,p.898

69 زمخشری، محمود بن عمر، ابو قاسم، علامہ، **تفسیر الکشاف**، (بیروت، دار المعرفۃ، 2005ء) ص: 35

Zamkhshri, Mehmood Bin Umar, Abu Qasim, Allama, **Tāfsir Al Kashaf**, (Bairut, Dar Ul Maarfah, 2005), p.35

70 آل عمران-3:3

Sūrāhʿāl-imrān 3:3

71 علی محمد، **انوار البیان فی حل لغات القرآن**، 261/1

Ali Muhammad, **Anwar ul Biyan fī Hall Lughaat ul Qur'an**, 12/1

72 اصلاحی، **تدبر القرآن**، 18/2

Islahi, **Taddaber-Ālqur'an**, 18/2

73 الاعراف-7:170

Sūrāhʿāl-irāaf 7:170

74 الواحدی، علی بن احمد، ابو الحسن، علامہ، **الوجیز فی تفسیر الکتاب العزیز**، (دمشق، دار القلم، 1995): 1/420

Al-Wahidi, Ali Bin Ahmed, Abu Al Hassan, Allama, **Al-Wajiz fī Tāfsir Al-Kitab Al-Azeez**, (Damishq, Dar Ul Qalam, 1995) 420/1

75 مقاتل بن سلیمان، ابی الحسن، امام، **تفسیر مقاتل بن سلیمان**، (بیروت، دار الکتب العلمیہ، 2003ء): 1/ 423-422

Muqatil Bin Suleman, Abi Al Hassan, Imam, **Tāfsir Muqatil Bin Suleman**, (Baīrūt: Labenan, Dār Ālktb Āl'lmia, 2003) 422-423/1

76 زمخشری، **تفسیر الکشاف**، ص: 395،394

Zamkhshri, **Tāfsir Al Kashaf**, p.394-395

77 البقرة-2:121

Sūrāhāl-Bāqrāh 2:121

78 اصلاحی، **تدبر القرآن**، 1/307

Islahi, **Taddaber-Ālqur'an**, 307/1

79 اصلاحی، **تدبر القرآن**، 1/341

Islahi, **Taddaber-Ālqur'an**, 341/1

80 اصلاحی، **تدبر القرآن**، 1/353

Islahi, **Taddaber-Ālqur'an**, 353/1

81 البقرة-53L2

Sūrāhāl-Bāqrāh 2:53

82 الانبیاء-48:21

Sūrāh'āl-'āmbia 21:48

83 الفرقان-25:1

Al-Fūrqān, :1

84 اصلاحی، **تدبر القرآن**، 1/213

Islahi, **Taddaber-Ālqur'an**, 213/1

85 النساء-4:136

Sūrāhāl-Nis'ā 4 :136

86 زمخشری، **تفسیر الکشاف**، ص: 265

Zamkhshri, **Tāfsir Al Kashaf**, p.265

87 جمال الدین قاسمی، علامہ، **محاسن التاویل (تفسیر القاسمی)**، (بیروت، لبنان، دار الکتب العلمیہ، س ن): 2/424

Jamal Ud Din Qasmi, Allama, Mahaasin Al Taweel (Tāfsir Al Qasmi), (Baīrūt: Labenan, Dār Ālktb Āl'lmia), 424/2f